



سوال

(179) عورتیں اگر قبرستان جا کر اوویلا وغیرہ نہ کریں تو ان کا قبرستان میں جانا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عورتیں قبرستان میں جا کر شرک اور اوویلا نہ کریں تو ان کا قبرستان میں جانا جائز ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ قبرستان جانے والی عورتوں پر خدا کی لعنت ہوتی ہے۔ ان میں کونسی بات صحیح ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عورتوں کے لیے زیارتِ قبور جائز ہے۔ اس سلسلہ میں وارد چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ رسول اکرم ﷺ کا گزرا ایک قبر کے پاس سے ہوا، دیکھا کہ وہاں ایک عورت رو رہی ہے۔ فرمایا:

’الَّتِي لِلَّهِ وَالضَّبْرِي‘ (صحیح البخاری، باب قول الزَّهْلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ: الضَّبْرِي، رقم: ۱۲۵۲، صحیح مسلم (۶/۲۴-۲۲۸)

’اللہ سے ڈرا اور صبر کرو۔‘

وجہ استدلال یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اس کو اللہ سے ڈرا اور صبر کی تلقین کی ہے۔ اگر عورت کے لیے زیارتِ قبور ناجائز ہوتی تو اسے منع فرمادیتے۔ اصول فقہ کا قاعدہ معروف ہے:

’تَأْخِيزُ الْبَيَانِ عَنِ وَقْتِ الْحَاجَةِ يَلْجُؤُ‘

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ’كُنْتُ نَبِيًّا كُنْتُ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُهَا‘ (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب استئذان النبي ﷺ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ امِّهِ، رقم: ۲۲۶۰، ۲۲۶۱)

’میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، سو تم قبروں کی زیارت کرو۔‘

حدیث ہذا میں عمومی رخصت مردوزن سب کو شامل ہے۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبد الرحمن کی قبر کی زیارت کی تو عبد اللہ بن ابی ملیکہ نے ان سے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو زیارتِ قبور سے منع



نہیں فرمایا تھا؟ کہا ہاں مگر بعد میں آپ ﷺ نے ان کو زیارت قبور کی اجازت فرمادی۔ (مسند رک للحاکم، کتاب الجنائز، رقم: ۱۳۹۲، السنن الکبریٰ بیہقی، باب ما ورد فی... الخ، رقم: ۲۰۰۰)

حاکم نے اس پر سکوت کیا ہے اور امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس کو صحیح کہا ہے اور حافظ عراقی نے تخریج "احیاء علوم الدین" میں اس کی سند کو جدید قرار دیا ہے۔ (۵۲۱/۳)

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے دریافت کیا کہ جب قبرستان جاؤں تو کیا دعا پڑھوں؟ تو جواباً آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھو:

"السَّلَامُ عَلَىٰ أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ وَمَا وَالنَّشَأَ خَيْرِينَ وَإِنَّا لَنَشَاءُ اللَّهُ بِكُمُ اللَّاحِقُونَ" (صحیح مسلم (۴/۴۳)، باب مَا يُقَالُ عِنْدَ دُخُولِ الْقُبُورِ وَالِدُعَاءُ لِأَهْلِهَا، رقم: ۹۷۴، سنن النسائی (۳/۹۲-۹۳)، الْأَمْرُ بِالِاسْتِغْفَارِ لِلْمُؤْمِنِينَ، رقم: ۲۰۳۷)

اور جو لوگ عورتوں کو زیارت قبور سے منع کرتے ہیں ان کا استدلال اس روایت سے ہے کہ:

"لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَاتِ الْقُبُورِ" (سنن ابنی داؤد، باب فی زیارة النساء القُبُورِ، رقم: ۳۲۳۶، سنن النسائی، التَّغْلِيظُ فِي اتِّخَاذِ... الخ، رقم: ۲۰۳۳)

"یعنی رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔"

اور بعض الفاظ میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کثرت سے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔ (مسند الطیالسی: ۱/۱۷۱، سنن ابن ماجہ، الجواب الجنائز، باب ماجاء فی النهی عن زیارة النساء القُبُورِ، رقم: ۱۲۸۱، المشکاة، رقم: ۱۷۷۰)

علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "ممکن ہے مراد اس سے وہ عورتیں ہوں جو کثرت سے زیارت قبور کرتی ہیں۔" اور علامہ قرطبی فرماتے ہیں: "بعض اہل علم نے ترمذی کی روایات میں وارد لعنت کو کثرت زیارت پر محمول کیا ہے کیونکہ زوارات مبالغہ کا صیغہ ہے۔" (المرعاة: ۲/۲۵۲)

نیز امام موصوف رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اگر عورت قبرستان میں زیادہ نہ جائے، نوحہ نہ کرے، مرد کے حقوق ضائع نہ کرے تو اس کو جانا جائز ہے۔ ورنہ نہیں، رسول اللہ ﷺ نے جو زیارت کرنے والی عورتوں کو لعنت کی ہے یہ رخصت سے پہلے تھی، جب رخصت ہوئی تو عورتوں مردوں سب کو ہو گئی اور عورتوں کے لیے جو زیادہ مکروہ ہے وہ صرف بے قراری اور بے صبری کی وجہ سے ہے۔"

اور علامہ شوکانی نے اس کو اعتماد کے قابل و لائق بتایا ہے۔ بلاشبہ مختلف احادیث کو تطبیق دینے کی یہ ایک بہترین صورت ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الجنائز: صفحہ: 203

محدث فتویٰ